قراری کے عالم میں اٹھ بیٹھتے اور یااللہ کا ورد کرتے۔ اس دل سوزی اور بے قراری کے باوجود علامہ صاحب مسلمانوں کے تابناک مستقبل کے بارے میں پر امید تھے"۔ (ص ۱۸-۱۹)

ایک مضمون میں ان کی آخری علالت کے چشم دید حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ "علامہ اقبال اور مولانا مودودیؒ" میں نیازی صاحب نے اقبال سے چودھری نیاز علی کی ملاقات کا چشم دید واقعہ بیان کیا ہے کہ چودھری نیاز علی قلعہ جمال پور (نزد پٹھان کوٹ) میں اپنے وقف کے لیے مناسب و موزوں علما کی تلاش میں تھے۔ اس سلسلے میں وہ اقبال سے ملاقات و رہنمائی کے لیے "جاوید منزل" آئے اور اپنا مدعا بیان کیا۔ علامہ نے ایڈیٹر "ترجمان القرآن" مولانا مودودیؒ کا نام تجویز کیا۔ (جن کی کتاب "الجہاد فی الاسلام" وہ پڑھ چکے تھے)۔ نیازی صاحب نے اقبالؒ کے حسب ہدایت مولانا مودودیؒ کو ایک مفصل خط لکھا، بعد ازاں خود چودھری صاحب نے رابطہ قائم کیا، خط کتابت ہوئی اور اس کے نتیجے میں، مولانا لاہور آ کر اقبال سے ملے، بالآخر دکن سے پٹھان کوٹ منتقل ہو گئے (ص ۱۰۳-۱۰۵)۔

تنقیدی حصے میں اقبالیات کے بعض اہم موضوعات پر مضامین شامل ہیں، مثلاً اقبال اور حکمائے فرنگ، خودی، اقبال کی عظمت فکر، قرآن مجید کے حقوق اور علامہ اقبال، علامہ اقبال اور ختم نبوت، اقبال اور اسلامی ثقافت کی روح، وغیرہ۔

مولف نے نیازی مرحوم کے آثار اقبالیات کی جمع و تدوین میں خاصی محنت و کاوش کی ہے۔ متن، خصوصاً اشعار کی اغلاط، قرآنی آیات کے حوالے اور آیات کے تراجم کی تصحیح کی، مضامین پر حواشی و تعلیقات فراہم کیے اور بعض اشعار کی تخریج بھی کی ہے۔ ابتدا میں "نذیر نیازی: ایک اقبال شناس" کے عنوان سے ایک مقدمہ شامل ہے، جس میں نیازی صاحب کے حالات زندگی، ان کے علمی آثار اور اقبالیات پر ان کی تصانیف کا تعارف کرایا گیا ہے۔۔۔ بحیثیت مجموعی یہ کتاب، غیر مدون تحریروں کی ایک مستحسن کوشش اور اقبالیات کے ذخیرے میں ایک خوش گوار اضافہ ہے۔ (ر - ہ)

مجلہ سیارہ (ماہنامہ)، مدیر اعلیٰ: نعیم صدیقی۔ پتہ: ایوان ادب، اردو بازار، لاہور۔ خاص شمارہ: ۴۱، ستمبر ۱۹۹۶۔ صفحات: ۲۶۴۔ قیمت: ۲۷ روپے۔

کئی ماہ کے وقفے کے بعد، "سیارہ" کا تازہ شمارہ، نئے پرانے لکھنے والوں کی بہت سی دلچسپ تحریروں کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے۔ جناب نعیم صدیقی نے "جبریت" کو اداریے کا موضوع بنایا ہے۔ ان کے خیال میں انسان اور انسان کے درمیان ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنا ادب کا فرض ہے۔ یہ رشتہ اس وقت تک استوار نہیں ہو سکتا جب تک قوی آدمی ضعیف کے لیے شفقت کا رویہ اختیار نہ کرے اور ضعیف آدمی کے دل سے قوی آدمی کے جبر کا خوف دور نہ ہو جائے۔